روزنامہ
(ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفضل

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

جمعہ 21 جنوری 2011ء 16 صفر 1432 ہجری 21 صلح 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 18

قیامت کب آئے گی

حضرت ابوھریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی نے آنحضرت ﷺ سے پوچھا قیامت کب آئے گی تو آپ نے فرمایا:۔

جب امانت ضائع کی جانے لگے تو قیامت کا انتظار کرنا اس نے پوچھا امانت کیسے ضائع ہوگی۔تو فرمایا۔

جب معاملات نااہل لوگوں کے سپرد کردیئے جائیں تو قیامت کا انتظار کرنا

(صحیح بخاری کتاب العلم باب من سئل علماً)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

پانچویں مرتبہ کے لئے یہ جو اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے..........یعنی مومن وہ ہیں جو اپنی امانتوں اور عہدوں کی رعایت رکھتے ہیں یعنی ادائے امانت اور ایفائے عہد کے بارے میں کوئی دقیقہ تقویٰ اور احتیاط کا باقی نہیں چھوڑتے۔ یہ اس امانت کی طرف اشارہ ہے کہ انسان کا نفس اور اس کے تمام قویٰ اور آنکھ کی بینائی اور کانوں کی شنوائی اور زبان کی گویائی اور ہاتھوں پیروں کی قوت یہ سب خداتعالیٰ کی امانتیں ہیں جو اس نے دی ہیں اور جس وقت وہ چاہے اپنی امانتوں کو واپس لے سکتا ہے۔ پس ان تمام امانتوں کا رعایت رکھنا یہ ہے کہ باریک در باریک تقویٰ کی پابندی سے خداتعالیٰ کی خدمت میں نفس اور اس کے تمام قویٰ اور جسم اور اس کے تمام قویٰ اور جوارح کو لگایا جائے اس طرح پر کہ گویا یہ تمام چیزیں اس کی نہیں بلکہ خدا کی ہو جائیں اور اس کی مرضی سے نہیں بلکہ خدا کی مرضی کے موافق ان تمام قویٰ اور اعضا کا حرکت اور سکون ہو اور اس کا ارادہ کچھ بھی نہ رہے بلکہ خدا کا ارادہ ان میں کام کرے اور خداتعالیٰ کے ہاتھ میں اس کا نفس ایسا ہو جیسا کہ مردہ زندہ کے ہاتھ میں ہوتا ہے اور یہ خودرائی سے بے دخل ہو اور خداتعالیٰ کا پورا تصرف اس کے وجود پر ہو جائے یہاں تک کہ اسی سے دیکھے اور اسی سے سنے اور اسی سے بولے اور اسی سے حرکت یا سکون کرے اور نفس کی دقیق در دقیق آلائشیں جو کسی خوردبین سے بھی نظر نہیں آ سکتیں دور ہو کر فقط روح رہ جائے۔ غرض مہیمنت خدا کی اس پر احاطہ کر لے اور اپنے وجود سے اس کو کھو دے اور اس کی حکومت اپنے وجود پر کچھ نہ رہے اور سب حکومت خدا کی ہو جائے اور نفسانی جوش سب مفقود ہو جائیں اور الوہیت کے ارادے اس کے وجود میں جوش زن ہو جائیں۔ پہلی حکومت بالکل اٹھ جائے اور دوسری حکومت دل میں قائم ہو اور نفسانیت کا گھر ویران ہو اور اس جگہ پر حضرت عزت کے خیمے لگائے جائیں اور ہیبت اور جبروت الٰہی تمام ان پودوں کو جن کی آب پاشی گندے چشمۂ نفس سے ہوتی تھی اس پلید جگہ سے اکھیڑ کر رضا جوئی حضرت عزت کی پاک زمین میں لگا دئے جائیں اور تمام آرزوئیں اور تمام ارادے اور تمام خواہشیں خدا میں ہو جائیں اور نفس امارہ کی تمام عمارتیں منہدم کر کے خاک میں ملا دی جائیں اور ایک ایسا پاک محل تقدس اور تطہر کا دل میں طیار کیا جاوے جس میں حضرت عزت نازل ہو سکے اور اس کی روح اس میں آباد ہو سکے اس قدر تکمیل کے بعد کہا جائے گا کہ وہ امانتیں جو منعم حقیقی نے انسان کو دی تھیں وہ واپس کی گئیں۔ تب ایسے شخص پر یہ آیت صادق آئے گی والذین ھم لامنتھم ....اس درجہ پر صرف ایک قالب تیار ہوتا ہے اور تجلی الٰہی کی روح جس سے مراد محبت ذاتیہ حضرت عزت ہے بعد اس کے مع روح القدس ایسے مومن کے اندر داخل ہوتی اور نئی حیات اس کو بخشتی ہے اور ایک نئی قوت اس کو عطا کی جاتی ہے اور اگرچہ یہ سب کچھ روح کے اثر سے ہی ہوتا ہے لیکن ہنوز روح مومن سے صرف ایک تعلق رکھتی ہے اور ابھی مومن کے دل کے اندر آباد نہیں ہوتی۔

(براہین احمدیہ حصہ پنجم۔ روحانی خزائن جلد 21ص239تا

دونفلوں کی تحریک

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 3 دسمبر 2010ء کے خطبہ جمعہ میں احمدی احباب کو روزانہ دو نوافل ادا کرنے کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا:۔

پس ان حالات میں دنیا بھر کی جماعتوں کے تمام افراد کو میں خاص طور پر اپنے مظلوم اور تکلیف اور مشکلات میں گرفتار بھائیوں کے لئے دعاؤں کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں کم از کم دو نفل روزانہ صرف ان لوگوں کیلئے ہر احمدی ادا کرے جو احمدیت کی وجہ سے کسی بھی قسم کی تکلیف میں مبتلا ہیں۔ جو ظالمانہ قوانین کی وجہ سے اپنی شہری اور مذہبی آزادیوں سے محروم کردیئے گئے ہیں۔ اسی طرح جماعتی ترقی کے لئے بھی خاص طور پر دعائیں کریں۔ پس اگر ہر احمدی اپنے دل کی بے چینی کو خداتعالیٰ کے حضور پہلے سے بڑھ کر پیش کرے گا تو خود مشاہدہ کرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے پیار کی نظر اس پر کس طرح پڑ رہی ہے پہلے سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ ان کو اپنے حصار میں لے لے گا۔

نواب عباس احمد خاں سکالرشپ

۞ ایسے طلباء و طالبات جنہوں نے امسال انٹرمیڈیٹ کے بعد کسی منظور شدہ ادارہ میں B.E (Bachelor of Engineering) میں داخلہ حاصل کیا ہو، ان کیلئے مکرمہ صاحبزادی امۃ الباری صاحبہ اور ان کے اہل خانہ کی طرف سے ''نواب عباس احمد خاں سکالرشپ'' کا اجراء کیا جارہا ہے۔ درخواست دہندگان سے گزارش ہے کہ وہ سادہ کاغذ پر درخواست بنام ناظر تعلیم، انٹرمیڈیٹ کے رزلٹ کارڈ اور داخلہ کے ثبوت کی نقل لف کر کے مکرم امیر صاحب ضلع/مکرم صدر صاحب جماعت کی تصدیق کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ کو جلد از جلد ارسال فرمائیں۔ اس سکالرشپ کیلئے درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 15 فروری 2011ء ہے۔ مزید رہنمائی کیلئے فون نمبر 047-6212473 پر رابطہ کریں۔ (نظارت تعلیم)

مشعل راہ

آنحضرتؐ کے عفو وکرم سے کایا پلٹ گئی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز خطبہ جمعہ 20 فروری 2004ء میں فرماتے ہیں۔

وائل بن حجرؓ سے روایت ہے کہ مَیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس تھا کہ ایک قاتل کو پیش کیا گیا جس کے گلے میں پٹہ ڈالا گیا۔ راوی کہتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مقتول کے وارث کو بلوایا اور فرمایا کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم اسے قتل کرو گے؟ اس نے کہا جی ہاں! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ۔ جب وہ شخص قاتل کو لے کر جانے لگا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دوسری بار فرمایا کیا تم معاف کرتے ہو؟ اس نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا کیا تم دیت لو گے؟ اس نے کہا نہیں، آپ نے فرمایا کیا تم اسے قتل ہی کرو گے؟ اس نے کہا جی حضور! آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسے لے جاؤ، چوتھی مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عفو کی تحریک کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر تم اسے معاف کر دیتے تو یہ اپنے گناہ اور اپنے مقتول ساتھی کے گناہ کے ساتھ لوٹتا۔

(سنن ابی داؤد کتاب الدیات باب الامام یامر بالعفو)

پھر ایک اور اعلیٰ مثال دیکھیں۔ عبداللہ بن سعد ابن ابی سرح کاتب وحی تھا مگر بغاوت اور ارتداد اختیار کرتے ہوئے کفار مکہ سے جاملا اور وہاں جا کر کھلے بندوں یہ کہنے لگا کہ جو میں کہتا تھا اس کے مطابق وحی بنا کر لکھ دی جاتی تھی (نعوذ باللہ)۔ اس کی ایسی حرکتوں پر اسے واجب القتل قرار دیا گیا اور بعض مسلمانوں نے یہ نذر مانی کہ اس دشمن خدا اور رسول کو قتل کریں گے مگر اس نے اپنے رضاعی بھائی حضرت عثمان غنیؓ کی پناہ میں آ کر معافی کی درخواست کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے تو اعراض فرمایا مگر حضرت عثمانؓ کی اس بار بار کی درخواست پر کہ میں اسے امان دے چکا ہوں حضورؐ نے بھی اسے معاف فرما دیا اور اس کی بیعت قبول فرمالی۔ بیعت کی قبولیت کے بعد عبداللہ اپنے جرائم کی وجہ سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آنے سے کتراتا تھا مگر جب معاف کر دیا تو پھر دیکھیں کیا رویہ ہے۔ آپؐ نے اسے نہایت محبت سے پیغام بھجوایا کہ اسلام قبول کرنا اس سے پہلے کے گناہ معاف کر دیتا ہے اس لئے تم شرمندہ ہو کے گھبراؤ نہ، چھپو نہیں۔

(السیرۃ الحلبیہ جلد 3 صفحہ 102-104۔ بیروت)

پھر ابوسفیان کی بیوی ہند بنت عتبہ نے اسلام کے خلاف جنگوں کے دوران کفار قریش کو اکسانے اور بھڑکانے کا فریضہ خوب ادا کیا تھا۔ وہ ابھارنے کے لئے اشعار پڑھتی تھی۔ مردوں کو انگیخت کیا کرتی تھی کہ اگر فتح مند ہو کے لوٹو گے تو تمہارا استقبال کریں گے ورنہ نہیں ہمیشہ کی جدائی اختیار کر لیں گی۔

(السیرۃ النبویہ ابن ھشام جلد 3 صفحہ 151۔ دار المعرفۃ بیروت)

جنگ احد میں اسی ہند نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا حضرت حمزہؓ کی نعش کا مثلہ کیا، اس نے ان کے ناک، کان اور دیگر اعضاء کاٹ کر لاش کا حلیہ بگاڑ دیا اور ان کا کلیجہ نکال کر چبالیا۔ فتح مکہ کے بعد جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم عورتوں کی بیعت لے رہے تھے تو یہ ہند بھی نقاب اوڑھ کر آ گئی، کیونکہ اس کے جرائم کی وجہ سے اسے واجب القتل قرار دیا گیا تھا۔ بیعت کے دوران اس نے بعض شرائط بیعت کے بارے میں استفسار کیا۔ نبی کریمؐ پہچان گئے کہ ایسی دیدہ دلیری ہند کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتی تو آپؐ نے پوچھا کیا تم ابوسفیان کی بیوی ہند ہو؟ اس نے کہا ہاں یا رسول اللہ! اب تو میں دل سے مسلمان ہو چکی ہوں جو پہلے گزر چکا آپ اس سے درگزر فرمائیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک فرمائے گا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہند کو بھی معاف فرما دیا اور ہند پر آپ کے عفو و کرم کا ایسا اثر ہوا کہ اس کی کایا ہی پلٹ گئی۔ واپس گھر جا کر اس نے تمام بت توڑ دیئے۔

(الفضل 27/اپریل 2004ء)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 602

دنیا کے نئے جغرافیہ کی تشکیل کا شاہی فرمان

احمدیت کے آسمانی قافلہ سالار حضرت مصلح موعود نے 1936ء میں خطبہ جمعہ میں دنیائے احمدیت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا:۔

”اگر ہماری جماعت کے لوگ ساری دنیا میں پھیل جائیں گے تو وہ خود بھی ترقیات حاصل کریں گے اور ان کی ترقیات سلسلہ پر بھی اثر انداز ہوں گی اور جس جماعت کی آواز ساری دنیا سے اٹھ سکتی ہو اس کی آواز سے لوگ ڈرا کرتے ہیں اور جس جماعت کے ہمدرد ساری دنیا میں موجود ہوں اس پر حملہ کرنے کی جرأت آسانی سے نہیں کی جاسکتی۔ پس مت سمجھو کہ موجودہ خاموشی کے یہ معنی ہیں کہ تمہارے لئے فضا صاف ہو گئی۔ یہ خاموشی نہیں بلکہ آثار ایسے ہیں کہ پھر کئی شورشیں پیدا ہونے والی ہیں اس لئے موجودہ خاموشی کے یہ معنی ہرگز مت سمجھو کہ تمہارا کام ختم ہو گیا۔ یہ فتنہ تو تمہیں بیدار کرنے کے لئے پیدا کیا گیا تھا اور اگر تم اب پھر سو گئے تو یاد رکھو اگلی سزا پہلے سے بہت زیادہ سخت ہو گی۔ خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ تمہیں دنیا میں پھیلائے۔ اگر تم دنیا میں نہ پھیلے اور سو گئے تو وہ تمہیں گھسیٹ کر جگائے گا ور ہر دفعہ کا گھسیٹنا پہلے سے زیادہ سخت ہو گا۔ پس پھیل جاؤ دنیا میں، پھیل جاؤ مشرق میں، پھیل جاؤ مغرب میں، پھیل جاؤ شمال میں، پھیل جاؤ جنوب میں، پھیل جاؤ یورپ میں، پھیل جاؤ امریکہ میں، پھیل جاؤ افریقہ میں، پھیل جاؤ جزائر میں، پھیل جاؤ چین میں، پھیل جاؤ جاپان میں، اور پھیل جاؤ دنیا کے کونے کونے میں یہاں تک کہ دنیا کا کوئی گوشہ، دنیا کا کوئی ملک اور دنیا کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں تم نہ ہو۔ پس تم پھیل جاؤ جیسے .... پھیلے، پھیل جاؤ جیسے قرون اولیٰ کے مسلمان پھیلے، جیسے انہوں نے دنیا کے جغرافیے بنائے اسی طرح اب دنیا کے نئے جغرافیے تمہارے ذریعے سے بننا چاہئیں۔ تم جہاں جہاں جاؤ اپنی عزت کے ساتھ سلسلہ کی عزت قائم کرو، جہاں پھرو اپنی ترقی کے ساتھ سلسلہ کی ترقی کا موجب بنو۔

اسی طرح مختلف پیشے ہیں جو اور ملکوں میں سیکھے جا سکتے ہیں انہیں سیکھو اور اپنے ملک کو ترقی دو۔ انگریز ہندوستان آئے تو انہوں نے کپڑا بننا یہاں سے سیکھا مگر لنکا شائر کا سارے ہندوستان کو محتاج کر دیا۔ احمد آباد، ڈھاکہ اور سندھ کی تجارت کو انہوں نے توڑ دیا اور اپنے ملک کی تجارت کو ترقی دی۔ **اسی طرح اور کئی فن انہوں نے یہاں سے سیکھے اور پنے ملک کو ترقی دی۔ اگر ہمارے آدمی بھی دنیا میں پھیل جائیں تو وہ مختلف ملکوں سے مختلف پیشے، ہنر اور دستکاریاں سیکھ کر اپنے ملک کو بہت زیادہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔ پھر مومن کو خدا تعالیٰ نے نہایت اعلیٰ ذہن دیا ہوا ہوتا ہے اس سے کام لے کر وہ دوسروں سے زیادہ ترقی کر سکتا ہے۔“**

(خطبات محمود جلد 17 صفحہ 34 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن)

حضور نے مزید فرمایا:۔

(مربیوں) کا فرض ہے کہ وہ جہاں جائیں نوجوانوں میں یہ روح پیدا کریں کہ وہ باہر نکلیں۔ گھروں میں بیٹھ کر مکھیاں مارنے سے کیا فائدہ ہے۔ کیوں باہر نکل کر ایسے کام نہیں کرتے جن سے سلسلہ کو وسعت حاصل ہو، اس کی عظمت میں ترقی ہو اور پھر ان کے کام ہندوستان کے لئے ترقی کا موجب ہوں۔ چین سے اس وقت چینی کا سامان آتا ہے کیا وجہ ہے کہ ہم اسے ہندوستان میں تیار نہ کریں۔ مگر اس کے لئے ضرورت ہے کہ بعض نوجوان چین میں جائیں اور چینی کا کام سیکھ کر یہاں آئیں اور ملک کو ترقی دیں۔ پھر کہیں مزدور بن کر، کہیں کلرک بن کر اور کہیں دیگر ذرائع سے ان فنون کو حاصل کریں اور دنیا میں نام پیدا کریں۔ جاپانیوں نے اپنے ملک کی خاطر یہی کیا تھا۔ ایک دفعہ امریکہ کے لوگوں نے انہیں دھمکی دی اور جاپان پر گولہ باری کی۔ اس کا جاپانی نوجوانوں پر ایسا اثر ہوا کہ انہوں نے کہا کہ ہم اب اس ذلیل ملک میں اس وقت تک نہیں آئیں گے جب تک خود عزت حاصل نہ کر لیں اور اپنے ملک کو بھی دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جانے والا نہ بنا دیں۔ ایک مشہور نواب کا لڑکا بھی چلا گیا اور وہ جہاز پر کوئلہ ڈالنے والوں میں ملازم ہو گیا اور عرصہ تک جہاز رانی اور جہاز سازی کا کام سیکھتا رہا۔ پھر وہ اپنے ملک میں آیا اور اس نے جہازوں کا کارخانہ کھول کر ملک کی ایک اہم ضرورت کو پورا کر دیا اور اسے اس قابل بنا دیا کہ وہ دنیا میں عزت کی نگاہ سے دیکھا جائے۔ تو زندہ قومیں غیرت مند ہوتی ہیں۔ وہ دنیا سے کوڑے نہیں کھاتیں اور اگر ایک بار کھا لیں تو اس وقت تک دم نہیں لیتیں جب تک اس فعل کو آئندہ کے لئے ناممکن نہ بنا دیں .... بے غیرتی کی زندگی سے غیرت کی موت ہزار درجہ بہتر ہے“۔

(خطبات محمود جلد 17 صفحہ 34 ناشر فضل عمر فاؤنڈیشن)

اس زندگی سے موت ہی بہتر ہے اے خدا
جس میں کہ تیرا نام چھپانا پڑے ہمیں

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ
مطبع : ضیاء الاسلام پریس
مقام اشاعت : دار النصر غربی چناب نگر ربوہ
قیمت 5 روپے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی شہرہ آفاق کتاب کے اہم مضامین

ابدی سچائی، عقل، دینی مکاتب فکر، فلسفہ اور دینی تعلیمات کا پُر معارف تذکرہ

قسط دوم آخر

مرتبہ: مکرم منشاد احمد نیر صاحب

آسٹریلیا کے قدیم باشندوں میں خدا کا تصور

ماہرین عمرانیات کا یہ دعویٰ کہ خدا کے تصور کی پروان بتدریج ہوئی اور اس نظریہ کے حق میں ان کے نام نہاد ثبوت اور قیاس آرائیاں آسٹریلیا کے قدیم مذاہب سے ملنے والے ایک خدا کے شواہد کو پا کر دھرے کے دھرے رہ جاتے ہیں ان کی تحقیق کا مقصد تو دیوتاؤں کی پرستش سے خدا کے تصور کو ثابت کرنا تھا۔ براعظم آسٹریلیا کی ثقافتی، معاشرتی اور مذہبی تاریخ محققین کے نزدیک 25 ہزار سال سے ایک لاکھ تیس ہزار سال تک پھیلی ہے۔ آسٹریلیا اور اس سے منسلکہ پانچ چھ سو قبائل بلا استثنا خالق کائنات کی بالاہستی پر ایمان رکھتے تھے۔ البتہ عقیدہ میں تھوڑا بہت اختلاف تھا۔ ماہرین عمرانیات اور دیگر انسانی ارتقاء کے ماہرین کے نزدیک ان قبائل کے ایمان باللہ خدا، پرماتما اور برہما میں کوئی شک نہیں کیا جا سکتا اور کہیں خدا پر ایمان کے تدریجی شواہد نہیں مل سکے۔

آسٹریلیا کے قدیم باشندے خدا کو ابدی اور تمام طاقتوں کا مالک سمجھتے تھے اور انسان کو فانی قرار دیتے تھے۔ خدا تعالیٰ کو خوابوں کے ذریعے ہمکلام سمجھتے اور تعبیر الرویا کا علم رکھنے والا ایک مذہبی گروہ ان میں موجود رہا۔ ماہرین عمرانیات کا یہ خیال بھی احمقانہ ہے کہ وہ جادوٹونے کو موت کا سبب سمجھتے۔ ان کے نزدیک اس کے معنی گناہ اور برے اعمال تھے اور یا پھر پُراسراریت اور توہمات کا دوسرا نام جادو تھا۔

باب چہارم
الہام کی حقیقت

بدھ ازم، کنفیوشس ازم اور تاؤ ازم جیسے مذاہب شعور (Conscious) یا تحت الشعور (Subconscious) کو مذہبی پیشواؤں کے علم کا منبع سمجھتے ہیں۔ جبکہ دیگر مذاہب الہام کو خارجی وجود یعنی خدا تعالیٰ کی طرف سے خیال کرتے ہیں۔ اسی مضمون کی مزید وضاحت کے لئے کہ الہام کہاں سے آتا ہے، ہمیں چند ایک موضوعات مثلاً وجدان، نفسیاتی تجربات، ہپناٹزم، ٹیلی پیتھی، تحت الشعور کے تجربات اور جادوٹونہ کو بتفصیل سمجھنا ضروری ہے۔ جن کا ذکر کتاب کے صفحہ 213 سے ہمیں ملتا ہے۔

الہام دراصل انسان کی نفسیاتی کیفیت کا عمل ہے لیکن یہ عمل صرف خدا تعالیٰ کے حکم اور ارادہ سے وقوع پذیر ہوتا ہے جس کے لئے خالق کل نے انسانی ذہن کو ایک جدید ترین اور پیچیدہ مواصلاتی نظام ودیعت کر رکھا ہے۔ ایک ناواقف کے لئے اتنا آسان نہیں کہ وہ وحی الٰہی اور نفسیاتی تجربات کے درمیان فرق رکھ سکے۔

الہام اور عقل

مذہب اور عقل کا تعلق ازل سے ہے اور دین حق کی بنیاد بھی عقل پر رکھی گئی ہے۔ صداقت کو تسلیم کرنا جبر کی بجائے عقل سے ممکن ہے۔ مزید یہ کہ کسی بھی عمل کے صحیح نتائج پانے کے لئے صرف تحقیق کافی نہیں بلکہ راستبازی شرط اول ہے۔ جسے سورۃ البقرہ میں ھدًی للمتقین کے الفاظ سے کھولا گیا ہے۔ یہی اصول دنیوی امور کی تحقیق پر بھی صادق آتا ہے۔

قرآن کریم نے جبراً کسی پر اپنا عقیدہ ٹھونسنے کی مخالفت کی ہے اور اپنی عقل اور راستبازی سے راہ حق تلاش کرنے کی حوصلہ افزائی فرمائی ہے۔ اسی طرح حق کو شناخت نہ کر پانا جرم نہیں بلکہ شناخت کے بعد تسلیم نہ کرنا جرم ہے جس کے فیصلہ کا اختیار صرف اور صرف خدا کو ہے۔

ایمان بالغیب

ایمان بالغیب کی اصطلاح نہ سمجھنے کے نتیجہ میں علماء دو گروہوں میں تقسیم ہو گئے ایک وہ جو الہامی سچائی کو بلا تحقیق قبول کرنا لازم سمجھتے ہیں اور دوسرے وہ جو اندھے اعتقاد پر عقل کو ترجیح دیتے ہیں۔

غیب سے مراد تمام وہ اشیاء ہیں جو حواس خمسہ کی رسائی سے باہر ہوں۔ قرآن کریم مومنین سے بغیر قطعی دلائل کسی بات پر ایمان کا مطالبہ نہیں کرتا۔ پس ان دلائل کو استعمال میں لا کر جن چیزوں پر ایمان رکھا جائے وہ ایمان بالغیب کہلاتا ہے۔ وحی بھی غیب تک رسائی کا ایک ذریعہ ہے۔

انسان خواہ کتنا دانا ہو خدا تعالیٰ کی منشاء کے بغیر اپنی طاقت سے ماورا اشیاء کے حقائق نہیں پاسکتا۔ وحی کا علم سائنس سے بڑھ کر ہوتا ہے جو ایسے امور بھی قبل از وقت کھول دیتی ہے جن کا سائنس کی رو سے شائبہ تک نہیں ملتا۔ آنحضرتؐ پر کھولی گئی کئی پیش خبریاں سائنسی تحقیق سے آج بھی سچی ثابت ہو رہی ہیں جو ایک علیم و خبیر خدا نے آپؐ کو عطا کیں۔

البینہ اور القیمہ

دنیا کے تمام انبیاء برحق کو البینہ (واضح صداقت) اور القیمہ (فی زمانہ مرکزی حیثیت کی حامل تعلیم) دی جاتی ہے۔ مذاہب ارتقائی منازل میں مختلف ناموں سے پہچانے جاتے ہیں مگر ان کا بنیادی مقصد یکساں ہوتا ہے کیونکہ القیمہ یعنی بنیادی تعلیم انہیں آپس میں باندھے رکھتی ہے۔ قوانین قدرت اور الہام کبھی متصادم نہیں ہو سکتے اور نہ ہی الہامی کتب میں تضاد ہوتا ہے کیونکہ ان سب کا سرچشمہ ایک ہی حکیم ازلی کی ذات ہے۔

قرآن کریم اور کائنات

کائنات کی پیدائش اور اس کے وسیع سے وسیع تر ہونے کا راز صرف قرآن کریم میں کھولا گیا ہے۔ قرآن کریم نے رتقاً (بند کیا گیا ہیولہ) اور فتقنا (ہم نے اسے پھاڑ کر الگ کر دیا) فرما کر بلیک ہول اور بگ بینگ کی طرف کھلا اشارہ کیا ہے۔ اسی طرح اس کائنات کے دوبارہ بلیک ہول میں گر کر فنا ہونے اور پھر پیدا کئے جانے کا ذکر بھی ملتا ہے۔

قرآن کریم اور اجرام فلکی

قرآن کریم نے زمین اور اجرام فلکی کا اس وقت حرکت میں ہونا بتایا کہ جب ہر کوئی یہ سمجھتا تھا کہ سورج، چاند اور ستارے وغیرہ زمین کے گرد گھومتے ہیں اور زمین ساکن و جامد ہے۔ اسی طرح خلا میں سورج کے لئے بھی بالآخر ایک دارالقرار مقرر ہے اور دیگر اجرام فلکی بھی اپنے محور میں اس کے ساتھ جارہے ہیں۔

عنطراپی (Entropy) اور محدود کائنات

کائنات بار بار جنم لینے کے باوجود ابدی نہیں بلکہ اس کے مادہ کا بہت معمولی حصہ توانائی کی صورت میں ضائع ہوتا رہتا ہے جو دوبارہ اس کا حصہ نہیں بن سکتا۔ اس کے لئے عنطراپی کی اصطلاح استعمال کی جاتی ہے۔

یہاں ہمیں خالق کائنات کے ہونے کا ثبوت ملتا ہے ورنہ عنطراپی کے نتیجہ میں اب تک کائنات کو فنا ہو جانا چاہئے تھے۔ اسی طرح پروٹان کی بھی ایک عمر ہوتی ہے۔ ان کو بھی اگر دوبارہ پیدا کرنے والا نہ ہوتا تو عنطراپی کے ہاتھوں کب کے معدوم ہو چکے ہوتے۔

باب پنجم
حیات، وحیٔ قرآن کی روشنی میں اجمالی تعارف

اللہ تعالیٰ کی تخلیق کردہ کائنات میں نہ تو کوئی تضاد ہے اور نہ ہی یہ کسی حادثاتی اتفاق کا نتیجہ۔ اس کا ارتقاء درجہ بدرجہ ہوا۔ قرآن کریم میں مذکور اس ارتقائی عمل کا خلاصہ کچھ یوں ہے کہ

حیاتیاتی دور سے قبل ایک مخلوق جن تھی۔

زندگی کا ارتقائی سفر درجہ بدرجہ خشک مٹی، پانی پھر گیلی مٹی اور سڑے ہوئے گارے سے ہوا جو بالآخر خشک ہو کر (ٹھیکری) کھنکتی ہوئی مٹی کی شکل اختیار کر گئی۔

قرآن کریم کے مطابق اس زندگی کا ہر قدم بامقصد ہے اور اس میں موجود ہر چیز کی حفاظت اور بقا کا سامان بھی مہیا کیا گیا ہے۔

سمتوں (Direction) کا ذکر تمام الہامی کتب میں صرف قرآن کریم نے فرمایا ہے اور دائیں اور بائیں پر فوقیت دی گئی ہے جو سائنس کی رو سے بھی پُر حکمت ہے۔

تخلیق کے ہر عمل اور کائنات کے تمام امور میں فیصلہ کا حق صرف خدا کی ذات کو ہے نہ کہ

اتفاقاً سب کچھ چل رہا ہے۔

جنات کا وجود

قرآن کریم میں جن سے مراد پوشیدہ جراثیم یا دور دراز کے علاقوں میں الگ تھلگ رہنے والے لوگ ہیں۔

زندگی کا آغاز

سائنسدان زندگی کے آغاز میں صرف پانی کی موجودگی سمجھتے ہیں مگر قرآن کریم نے مٹی اور آکسیجن کو بھی زندگی کے ارتقائی مراحل کا حصہ کہا ہے۔ کائنات کے وجود اور زندگی کے قیام کو ازخود وجود میں آنے کا مفروضہ خیال کر کے سائنسدان آج بھی لاتعداد مشکلات اور لاینحل مسائل کا شکار ہیں۔ اتنا بڑا کارخانہ اور پھر اس کا ہر ذرہ دوسرے ذرہ سے مربوط اور معاون ہو تو کیسے اسے محض اتفاق اور ازخود چلنے والا قرار دیا جاسکتا ہے۔ ایسا کرنا ہمارے نزدیک ناقابل فہم عمل اور بین حقائق سے جان بوجھ کر آنکھیں چرانے کے مترادف ہے۔ ہستی باری تعالیٰ کے کردار کو یکسر بھلا دینا ایک تکلیف دہ امر اور نظام کائنات میں تضاد پیدا کرنا ہے۔

بقا کا نظام

اللہ تعالیٰ نے نہ صرف کائنات کو تخلیق فرمایا بلکہ اس میں کارفرما نظام مخلوق کی ضرورت کے عین مطابق وضع کیا گیا ہے جسے ایک حادثاتی نتیجہ قرار نہیں دیا جاسکتا۔ جسم میں دفاعی نظام اس طرح فعال ہے کہ ہزارہا جراثیم کے اندر جانے کے باوجود مہلک بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے۔ اسی طرح آسمان سے آنے والی بیشمار مہلک شعاعوں کو اوزون گیس کے ذریعہ زمین تک پہنچنے سے روکا گیا ہے۔

سمتوں (Directions) کی اہمیت

دین حق میں سمتوں کے تعین اور ان کی اہمیت پر دیگر مذاہب سے بہت زیادہ زور دکھائی دیتا ہے۔ آنحضرتؐ نے اپنے اسوۂ حسنہ سے ہر عمل میں دائیں ہاتھ اور دائیں طرف کو فوقیت دی ہے۔ اسی طرح سے سائنسی نقطہ نگاہ سے غور کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ کھانے پینے کی اشیاء میں موجود مالیکیولز کی مخصوص سمت حرکت کے سبب اس کا ذائقہ اور خوشبو بھی مخصوص ہوتے ہیں اسی طرح جانداروں کے خون میں موجود مالیکیولز بھی ایک حکمت کے تحت اپنی مخصوص سمت میں حرکت کرتے رہتے ہیں۔ دین حق میں سمت پُرزور اور اہمیت بیان کرنے کی وجہ یہ تھی کہ آئندہ دور میں سائنس اس ترقی پر ہوگی کہ وہ اس مسئلہ کی اہمیت و افادیت اور گہرے معانی پالے گی۔

شطرنج کی بازی یا اتفاقات کا کھیل

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے عالمانہ اور سائنسی نقطہ نگاہ سے بعض جانوروں مثلاً قطبی و غیر قطبی ریچھ، لومڑی کی مختلف خصوصیات کا ذکر فرمایا ہے نیز مکڑی، مکھی، مچھر اور آبی پودوں کے پیچیدہ اور پُرحکمت نظام کو نہایت حسین اور آسان فہم انداز میں تفصیلاً تحریر فرمایا ہے جس سے قطعی طور پر یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ کائنات کا ایک ایک ذرہ بزبان حال پکار رہا ہے کہ اس کا ایک علیم اور حکیم خالق موجود ہے اور یہ منظّم تبدیلیاں کسی ازخود تدریجی ارتقاء کا نتیجہ نہیں۔

اسی طرح جو لوگ حیات بعد الموت پر شک کرتے ہیں انہیں پہلے اپنے وجود کی تخلیق پر غور کرنا چاہئے۔ اسی طرح ان کو دوبارہ اٹھایا جائے گا۔

حضور نے اسی ضمن میں انسان کے عضو ''کان'' کی ماہیت اور خصوصیات کو بتفصیل سپرد قلم فرمایا ہے جو کتاب کے صفحہ 147 باب پنجم میں درج ہے۔ مزید برآں مختلف جانداروں مثلاً اُلو، چمگادڑ، ہدہد، ڈالفن مچھلی، سانپ کی حیرت انگیز خصوصیات پر بھی روشنی ڈالی ہے جو قدرت نے ان میں ودیعت کر رکھی ہیں۔

یہاں حضور نے پروفیسر ڈاکنز کا ذکر کیا ہے جو مصنوعی اشیاء مثلاً کمپیوٹر وغیرہ کو تو کارآمد اور بامقصد سمجھتا ہے مگر کائنات سے متعلق مخالف سوچ کا حامل ہے۔ حضور نے تحریر فرمایا ہے کہ اگر کمپیوٹر ازخود نہیں بن سکتا تو اتنا بڑا نظام اور اس کا ازخود چلتے رہنا کیونکر ممکن ہے۔ پروفیسر صاحب یا تو خدا کو پانے کی کاوش میں اپنی ہار مان لیں یا یہ کہہ دیں کہ یہ سب بغیر خالق موجود و ممکن ہے۔

ڈائنوسار شہاب ثاقب کے گرنے سے سمندر کے قریب دفن ہوگئے اور ان کا وجود تیل میں تبدیل ہوگیا۔ اسی طرح ان کے مرنے سے قدرت کی دوسری اقسام کو اپنی ارتقائی صلاحیتوں کی نشوونما کا موقع دیا گیا۔

باب پنجم کے آخری حصہ میں حضور انور نے قرآن کریم اور شہد کی مکھی کا پُرمعارف ذکر فرمایا ہے۔ مکھیوں کا باہمی تعلق شہد کا چھتا بنانا اور دور دراز کے علاقوں سے شہد اکٹھا کرنا اپنی ذات میں ایک عجوبہ سے کم ہرگز نہیں۔ آپ کا یہ مضمون پڑھ کر انسان بلاتوقف پکار اٹھتا ہے کہ ایک خالق حقیقی کا وجود یقینی اور مسلمہ امر ہے۔

باب ششم

علم غیب کا انکشاف اور قرآن کریم

انسان اتنی ترقی کے باوجود اپنے اردگرد کے لامحدود اسرار غیب کا احاطہ نہیں کرسکا اور محض قیاس آرائیوں تک محدود ہے۔ بہت کم لوگ اللہ تعالیٰ کو اصل منبع اور مطلق علم کا سرچشمہ جانتے اور شعور رکھتے ہیں۔ قرآن کریم نے بائیبل کی نسبت بتصریح اور پُرحکمت طریق پر حضرت موسیٰ کے بچ نکلنے اور فرعون کے ڈوبنے اور اس کی نعش کے محفوظ رہنے کا ذکر کیا ہے۔ نیز آنحضرتؐ کو قبل از وقت ہجرت مدینہ اور پھر فاتح مکہ کے طور پر واپسی کی خوشخبری دی۔ اسی طرح بہت سے غزوات میں فتح کی نوید سنائی گئی۔

پیارے آقا نے سورۃ التکویر کے حوالہ سے بہت سی پیشگوئیوں کا فرداً فرداً ذکر کیا ہے۔ قبروں کے اکھاڑے جانے کو آثار قدیمہ کی طرف اشارہ قرار دیا اور سورج چاند کے ماند پڑنے کو دین حق کے زوال اور علماء کے بے شناخت ہونے سے تعبیر کیا ہے۔

اسی طرح سمندروں کے ملائے جانے، نفوس کے اکٹھے کئے جانے، عورت کے زندہ درگور کرنے پر سوال ہونے اور آسمان کی کھال ادھیڑے جانے کو عصر حاضر میں عملی نظارہ کے طور پر مشاہدہ کرنے پر محمول کیا ہے۔ دنیا میں ہونے والی تباہ کن جنگوں کا ذکر جہنم کے بھڑکائے جانے میں مضمر ہے۔ نیز دجالی قوتوں اور دجالی گدھے (مختلف جدید سواریوں) پر بھی سیر حاصل بحث کی گئی ہے۔

عالمگیر ایٹمی تباہی

جدید زمانہ میں ایٹم کی ایجاد اور اس کے تباہ کن اثرات کا قرآن کریم میں سورۃ الھمزہ میں واضح ذکر موجود ہے۔ حطمہ سے مراد باریک ذرے ہیں جن کے اندر چھپی آگ ہزارہا مربع میل تک تباہی پھیلاتی ہے۔ یہ آگ لمبے ستونوں میں بند اور انسانی دل پر حملہ آور ہوتی ہے۔ بعینہٖ یہی حال ایٹم بم کا ہے جو جسم کو جلانے سے قبل حرکت دل کو بند کر دیتا ہے۔

جینیاتی انجینئرنگ

قرآن کریم نے ایک سے زائد مقامات پر شیطان کے گھناؤنے ارادہ کا ذکر فرمایا کہ وہ انسان کو مخلوق کی ماہیت تبدیل کرنے پر اکسائے گا۔ سائنسی علوم میں جینیاتی انجینئرنگ کی شاخ بڑی تیزی سے مخلوق کی تخلیق میں دخل اندازی کر رہی ہے اور بیکٹیریا و دیگر حشرات کی تبدیلی میں کسی قدر کامیابی ملی ہے لیکن چند قدم آگے تباہی اس کی منتظر ہے۔ ان تجربات کے نتیجہ میں ہوسکتا ہے کوئی ایسی مخلوق آجائے جو انسان کے اپنے کنٹرول سے باہر ہو۔

طاعون کا نشان

آج سے تقریباً سو سال قبل ہوائی جہاز کی ایجاد اور آبدوزوں وغیرہ کو وجود میں لانے کا کام زوروں پر تھا۔ سائنسی انقلابات کا نظروں کو خیرہ کر دینے والا سورج طلوع ہونے کو تھا۔ مذاہب عالم میں بھی ایک عالمگیر ربانی مصلح کی تلاش تھی اور دین میں اپنے دفاع کی سکت نہ تھی۔ اس وقت ضرورت زمانہ کے حسب حال اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر حضرت مرزا غلام احمد قادیانی نے زبردست عقلی و نقلی دلائل سے دیگر تمام مذاہب پر دین حق کی برتری اور سچائی کا دعویٰ فرمایا۔

براہین احمدیہ کی تصنیف سے ایک تہلکہ مچ گیا اور پھر ہر خاص و عام آپ کی مخالفت پر اتر آیا۔ آپ نے خدا تعالیٰ سے خبر پا کر اپنے مخالفین کو بطور انذار طاعون کی پیش خبری دی اور خصوصاً صوبہ پنجاب میں اس کی تباہی کا ذکر فرمایا نیز اپنے گھر اور جماعت میں داخل ہونے والے لوگوں کو اس سے محفوظ رہنے کی خوشخبری بھی دی۔ خدا تعالیٰ نے طاعون کا ذکر قرآن کریم میں دابۃ کے لفظ سے بھی کیا ہے۔ طاعون کا یہ غلبہ تقریباً 7 سال رہا اور ہر طرف لاشیں بچھنے لگیں مگر احمدی اس سے محفوظ رہے اور جماعت کی تعداد چند ہزار سے 4 لاکھ تک پہنچ گئی۔ خدا تعالیٰ کا یہ معجزہ ہمیں بتاتا ہے کہ دنیاوی نظام تدبیر اور حکمت کا مرہون منت ہے نہ کہ اتفاقی حادثہ۔

ایڈز کا وائرس

طاعون کی باء کے بعد 1907ء میں حضرت مسیح موعود نے الہام پا کر یورپ و دیگر عیسائی مالک میں طاعون کی خبر دی۔ آنحضرتؐ نے طاعون کی وباء کو ایڈز کے ساتھ منسلک فرمایا ہے۔ لہٰذا آج ہم دیکھتے ہیں کہ جنسی بے راہ روی کی حد سے بڑی آزادی کے سبب ان تمام ممالک میں ایڈز عام ہے اور دنیا کے تمام براعظموں میں اس کا ظہور ہو چکا ہے۔

اخلاقی حالت کو سنوار کر اور سچی توبہ کی توفیق حاصل کر کے ہی اس عالمگیر تباہی سے بچا جاسکتا ہے۔

باب ہفتم

یہ باب حضرت عیسیٰؑ اور ختم نبوت کے بارہ میں ہے۔

عموماً لوگ نجات دہندہ کے منتظر ہوتے ہیں مگر اکثر اس کے ظہور کے وقت اختلافات کا شکار ہو کر مخالفت میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ یہود بھی ایک جنگجو مسیح کے انتظار میں بیٹھے ہیں جبکہ عیسیٰؑ کو گزرے دو ہزار سال سے زائد ہوگئے۔ عیسائیوں کی بھی ایسی ہی صورتحال ہے جو مسیح کی ظاہر معنوں میں آمد ثانی کے منتظر ہیں۔

جماعت احمدیہ حضرت مسیح علیہ السلام کے

باقی صفحہ 6 پر

مکرم محبوب الرحمٰن شفیق صاحب

کیتو ایکواڈور جنوبی امریکہ کی پہلی احمدی خاتون

جنوبی امریکہ کے ملک ایکواڈور کے دارالحکومت ایکواڈور کی پہلی احمدی خاتون محترمہ Silvia Soledad Gaete مورخہ 31/اکتوبر 2010ء رات 9:30 بروز اتوار بعمر 52 سال بوجہ کینسر اپنے مولائے حقیقی کو پیاری ہوگئیں۔

مرحومہ اپنی فیملی میں اکیلی احمدی تھیں۔ مرحومہ کے والدین اور 3 بھائی کیتھولک عیسائی ہیں۔ مرحومہ نے 18 سال پہلے دین حق امریکہ میں قبول کیا تھا۔ انگلش زبان بھی جانتی تھیں۔ مرحومہ کے پہلے خاوند کولمبیا کے تھے جو ایک ایکسیڈنٹ میں فوت ہوگئے تھے، جن سے ان کی ایک بیٹی محترمہ Erica ہیں۔ پہلے خاوند کی وفات کے بعد ان کی دوسری شادی ایک مسلمان عراقی کرد کے ساتھ ہوئی۔

مرحومہ یہاں کی (۔) عورتوں کی لیڈر بھی تھیں۔ جب سے دین حق قبول کیا۔ ہمیشہ صحیح برقعہ پہنتی تھیں اور ایکواڈور میں ایک واحد عورت تھیں جو برقع پہن کر باہر نکلتی تھیں۔

مرحومہ نے جولائی 2009ء میں احمدیت قبول کی۔ جب کینیڈا سے ہمارے ایک دوست مکرم خالد مجید ملک صاحب، جو اب (انچارج سپینش ڈیسک کینیڈا ہیں) محترم امیر صاحب کینیڈا کے حکم پر ایکواڈور کیتو تشریف لائے۔ مرحومہ مکرم خالد مجید ملک صاحب کے ساتھ سپینش ترجمان کے طور پر ان کے ساتھ ہیں۔ جب خالد صاحب کسی کو دعوت الی اللہ کرتے تو مرحومہ اس کا ترجمہ سپینش میں کرتی تھیں۔ اس طرح ان کو جماعت کا تعارف ہونا شروع ہوگیا۔ جب خالد صاحب واپس کینیڈا جانے لگے تو مکرم خالد صاحب نے مرحومہ کو بیعت فارم سپینش زبان میں پڑھنے کو دیا۔ مرحومہ نے یہ بیعت فارم پڑھ کر کہا کہ یہی تو ایک حقیقی مومن ہونے کی شرائط ہیں۔ اس طرح انہوں نے اپنا بیعت فارم پر کردیا۔ اس کے بعد مزید اپنے تقویٰ کا معیار بلند کرنا شروع کر دیا۔ اس کے بعد اپنی دوستوں کو بھی احمدیت کی دعوت دی اور 3 مزید بیعتیں بھی کروائیں۔

مرحومہ نہایت ہی خوش اخلاق، ہنس مکھ اور دعوت الی اللہ کا کافی شوق تھا۔ جب بھی دعوت الی اللہ کا دن منایا جاتا تو بہت خوش ہوتیں اور اس میں بھرپور طریق سے حصہ لیتی تھیں۔ ہر ایک کے ساتھ تعاون کرنا اور ہمیشہ دوسروں کی مدد کرنے کے لئے تیار رہنا۔ اکثر اپنی باتیں مرحومہ خاکسار سے share کرتیں۔ ایکواڈور میں جو پاکستانی احمدی خدام دوسرے ملکوں میں جانے کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ وہ مرحومہ کو اپنی ماں کا درجہ دیتے تھے اور اپنی باتیں مرحومہ کے ساتھ شیئر کرتے۔ مرحومہ نہایت ہی صبر سے ان سب کی باتیں سنتیں اور ان کی مدد کے لئے ہر دم تیار رہتی تھیں۔

ایک دفعہ ایک عربی آدمی نے مرحومہ کو فون کیا کہ مجھے 300 ڈالرز چاہئیں۔ یہ پیسے میں نے اپنی فیملی کو ارسال کرنے ہیں، تو فوراً اپنی جیب سے اس عربی آدمی کو دے دیئے مرحومہ کے اپنے خاوند کی وجہ سے عرب لوگوں سے تعلقات بھی تھے۔ اس عرب نے ایک ماہ بعد وہ پیسے واپس کرنے کا کہا۔ جب ایک ماہ گزر گیا تو اس عرب نے ٹال مٹول شروع کردیا اور وہ پیسے ابھی تک نہیں دئے تھے۔ مرحومہ اکثر اس بات کا ذکر خاکسار سے کرتیں کہ لوگ اس طرح کیوں کرتے ہیں، اس سے پہلے ایک عورت کے ساتھ ایک کاروبار شروع کرنا چاہا، اس عورت نے 6000 ڈالرز مانگے تو مرحومہ نے اس کو بھی دے دئے، مگر بعد میں وہ عورت فراڈ کر کے وہ پیسے بھی ہڑپ کرگئی۔ اس طرح مرحومہ کے ذمہ 8000 ڈالرز کا قرضہ چڑھ گیا۔ ان تمام باتوں کی وجہ سے مرحومہ کے گھر والے بھی اکثر خفاء رہتے اور سب کو ایک جیسا ہی گمان کرتے تھے۔ اس کے علاوہ کئی افراد ایسے تھے جنہوں نے مرحومہ کے پیسے ادا کرنے تھے۔ مگر مرحومہ نے صبر کا دامن کبھی ہاتھ سے جانے نہ دیا۔

خاکسار نے ایک دفعہ جماعت احمدیہ کے خدام اور اپنے بارے میں مرحومہ سے پوچھا کہ ہمارے بارے میں آپ کے گھر والوں کی کیا رائے ہے تو مرحومہ نے بتایا کہ میرے والدین آپ سب کا احترام کرتے ہیں اور آپ لوگوں کو دوسروں سے علیحدہ تصور کرتے ہیں۔

خاکسار جب پہلی مرتبہ بروز جمعہ المبارک 5 مارچ 2010ء کو بطور مربی سلسلہ کیتو پہنچا تو مرحومہ بہراہ مکرم خالد مجید ملک صاحب کے ساتھ مجھے ایئرپورٹ پر ریسیو کرنے کے لئے آئیں اور بہت خوش ہوئیں کہ کیتو میں جماعت احمدیہ نے ایک مربی سلسلہ بھیجا ہے۔ خاکسار کے ساتھ جماعتی رجسٹریشن میں مرحومہ نے بہت مدد کی اور کسی بھی کام کے لئے مرحومہ کو کہنا کہ کل یہ کام کرنا ہے تو اپنے سارے کام ترک کر کے میرے ساتھ اس کام میں مدد کرتی تھیں۔ مرحومہ ایک Physiotherapist تھیں۔ اپنے مریض عموماً گھر پر ہی دیکھتی تھیں۔

مرحومہ کے ٹیومر کا انکشاف دو سال پہلے ہو چکا تھا مگر اس بات سے رکی رہیں کہ اگر میرے والدین کو اس کا علم ہوا تو وہ بہت پریشان ہوں گے۔ اس لئے والدین سے اس کا ذکر نہیں کیا۔ اور کیموتھراپی سے ان کو ڈر بھی لگتا تھا خاکسار نے کئی دفعہ کیموتھراپی کا مشورہ دیا لیکن پیسے نہ ہونے کہ وجہ سے اپنا علاج نہ کرواسکیں۔ کیونکہ ٹیومر کا علم ہونے کی وجہ سے انشورنس اس کو کور نہیں کرتی تھی۔

بریسٹ ٹیومر کے علاج کیلئے خاکسار نے حضور انور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خط لکھا۔ پیارے آقا نے مرحومہ کے لئے سچی بوٹی تجویز فرمائی۔ خلافت سے پیار کا اظہار اس طرح سامنے آیا کہ جب کینیڈا سے محترم امیر صاحب نے مرحومہ کے لئے جب سچی بوٹی کی گولیاں بھیجیں تو مرحومہ کہتی رہی کہ اب مجھے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آرام آجائے گا کیونکہ یہ نسخہ پیارے آقا نے تجویز فرمایا ہے۔ اس کہ علاوہ ان کی خواہش اپنی زندگی خدا کی راہ میں وقف کرنے کی بھی تھی۔ زندگی وقف کرنے کے لئے ابھی خط لکھنا باقی تھا کہ مولائے حقیقی کو پیاری ہوگئیں۔ مرکز کی طرف سے مرحومہ کے علاج کے لئے 1000 ڈالرز بھی دئے گئے۔

رجسٹریشن کیلئے ایکواڈور، کیتو میں یہ قانون ہے کہ مقامی باشندہ ہی بورڈ آف ڈائریکٹر کا صدر بنتا ہے۔ اس لئے مرحومہ جماعتی رجسٹریشن کے سلسلے میں بورڈ آف ڈائریکٹر کی صدر بھی تھیں۔

جب خاکسار پہلی دفعہ ایکواڈور کیتو کا 4 ماہ کا دورہ کر کے واپس کینیڈا گیا تو مشن ہاؤس کی ذمہ داری مرحومہ کے سپرد کر گیا تھا۔ مرحومہ نے سچی دیانت داری سے مشن ہاؤس کی حفاظت کی۔ مقامی خدام یہ گواہی دیتے ہیں کہ جب بھی مرحومہ ان خدام کو جمعہ اور کسی اور جلسہ کے لئے دعوت دیتیں تو مشن ہاؤس میں مرحومہ کو ہمیشہ صفائی کرتے دیکھا۔ اسی طرح کچن کا ابتدائی سامان بھی مرحومہ نے اپنی طرف سے بطور تحفہ مشن ہاؤس کو دیا۔ اس کے علاوہ مشن ہاؤس کے پردے اور ٹی وی بھی مرحومہ نے بطور تحفہ مشن ہاؤس کو دئے۔ مشن ہاؤس کی تلاش کرنے میں مرحومہ نے بہت ساتھ دیا اور جب یہ موجودہ مشن ہاؤس دیکھا تو مرحومہ کو یہ بہت پسند آیا۔

وفات سے 3 ماہ قبل جب میں مرحومہ کے گھر گیا تو مرحومہ نے خاکسار کو اپنا ایک خواب بھی سنایا کہ میری دادی جان میرے پاس آئی ہیں اور مجھے اپنے ساتھ جانے کا کہتی ہیں۔ لیکن میں نے دادی جان کو کہا کہ میں ابھی نہیں جانا چاہتی، دادی جان جواب دیتی ہیں کہ بیٹی میں اب کچھ نہیں کرسکتی۔ اس خواب کے سنانے کے 3 ماہ بعد ان کی وفات ہوگئی۔

مرحومہ کی ایک خواہش تھی کہ یہاں ایکواڈور، کیتو میں ایک پیاری سی بیت الذکر بنے۔

مرحومہ کی بیٹی نے خاکسار کو یہ بتایا کہ میں اپنی والدہ کی وفات کے بعد ان کے سارے کاموں میں آپ لوگوں کی مدد کرونگی اور میری دو بیٹیاں بھی جماعت کی خدمت کریں گی۔ مرحومہ کی دو پیاری سی نواسیاں بھی ہیں۔ ان میں بڑی نواسی کو اپنی نانی جان سے بہت پیار تھا اور خاکسار نے جب بھی مرحومہ کے گھر جانا تو بڑی نواسی کو ہمیشہ اپنی نانی جان کی خدمت کرتے دیکھا ہے۔ مرحومہ کی بڑی نواسی جب تین سال کی تھی تو مرحومہ نے اس کو کلمہ طیبہ اور سورۃ الفاتحہ سکھائی تھی اور اس وقت سے ہی یہ بڑی نواسی (۔) ہوچکی تھی۔ مرحومہ کی ایک ہی بیٹی ہے، جو کہ عیسائی ہے۔

مرحومہ نے صرف رمضان کے پہلے جمعہ میں مشن ہاؤس میں ایک افطاری میں شرکت کی۔ اس کے بعد ایک جمعہ کو مکمل تیاری کر کے جمعہ کیلئے مشن ہاؤس جانے کیلئے بالکل تیار تھیں کہ اچانک مرحومہ کی کمر میں زوردار درد شروع ہوئی اور وہیں بیٹھ گئیں اور پھر ایمرجنسی ایمبولنس بلائی گئی جو ان کو ہاسپٹل لے گئی۔ بس اس دن سے لیکر مورخہ 31 اکتوبر 2010ء رات 9:30 بجے تک مرحومہ پھر پیروں پر نہ چل سکیں، کیونکہ مرحومہ کی کمر میں بھی ایک ٹیومر کا انکشاف ہوگیا تھا اور ڈاکٹروں نے ان کو مکمل چلنے سے منع کر دیا۔

مرحومہ کا ہر ایک سے تعلق بہت ہی شفقت اور محبت کا تھا۔ ہر ایک کا ساتھ دینا، ہر ایک سے ہمدردی سے پیش آنا۔ مدد کرنا۔ ان تمام خوبیوں کی وجہ سے ہر دلعزیز تھیں۔ اس کا پتہ مرحومہ کے جنازے کے وقت معلوم ہوا۔ جب سنی اور شیعہ مسلک کے تمام مرد و زن نے مرحومہ کے جنازے میں شرکت کی اور مرحومہ کے 3 نماز جنازہ مسلمانوں کی طرف سے ادا کئے گئے۔ پہلے شیعوں نے۔ پھر خاکسار نے اور اس کے بعد سنیوں کے امام نے جنازہ پڑھایا۔ اسی طرح ان کے والدین کی خواہش بھی تھی کہ ہم عیسائی بھی اپنی مذہبی رسم ادا کریں گے۔ اس طرح عیسائیوں نے بھی اپنی مذہبی رسم ادا کی۔ الحمدللہ مرحومہ کے نماز جنازہ پر 250 کے قریب لوگ اکٹھے ہوئے۔ جنہوں نے اپنے طریق کے مطابق نماز جنازہ اور دعائیں کروائیں سب سے آخر پر خاکسار نے قبرستان میں مرحومہ کی قبر پر دعا کروائی۔

مکرم مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج و نائب امیر کینیڈا نے مرحومہ کے گھر جا کر تمام جماعت ہائے کینیڈا کی طرف سے مرحومہ کی فیملی اور لواحقین کے ساتھ تعزیت کی اور اپنے جذبات کا اظہار کیا۔ مکرم مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج و نائب امیر کینیڈا نے مرحومہ اور لواحقین کو بتایا کہ جو تعلق اس گھر سے ہمارا مرحومہ کی وجہ سے

تھا وہ اب مرحومہ کے جانے کے بعد ٹوٹنا نہیں چاہئے بلکہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی رہنا چاہئے۔ آپ لوگوں کے لئے ہمیشہ ہمارے گھر کے دروازے کھلے رہیں گے۔ پھر اس کے بعد مکرم مبارک احمد نذیر صاحب مشنری انچارج و نائب امیر کینیڈا سب احباب جماعت کو ساتھ لیکر مرحومہ کی قبر پر دعا کے لئے گئے اور وہاں جا کر ان کی مغفرت کے لئے دعا بھی کروائی۔ اور ان کے والدین کو صبر کی تلقین کی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند کرتے ہوئے جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

بقیہ صفحہ 4

ظاہری نزول پر یقین نہیں رکھتی اور حضرت مرزا غلام احمد کو مسیح و مہدی تسلیم کرتی ہے۔

الہام نبی اور غیر نبی دونوں کو ہوسکتا ہے۔ الہام کی اصطلاح میں کشف، خواب، وجدان اور کلام الٰہی وغیرہ شامل ہیں۔

تتمہ:۔ نبوت کے ساتھ ساتھ وحی الٰہی کا خاتمہ سمجھنے سے خدا تعالیٰ پر غیر متزلزل اور مستحکم ایمان ممکن نہیں۔ وحی الٰہی دم توڑتے ایمان کو زندہ رکھنے اور مذہب کو محض قصہ کہانیوں تک محدود رہ جانے سے باہر نکالنے کا ذریعہ ہے جو انبیاء غیر انبیاء اور بعض اوقات بھولے بھٹکوں کو بھی راہ دکھانے کے لئے نازل ہوسکتی ہے۔

القصہ مختصر الہام الٰہی سے انکار اور نبوت کی نفی سے یقینی ہلاکت کے سوا کچھ نہیں بچتا۔ بقول فیض احمد فیض ؎

اجنبی خاک نے دھندلا دیئے قدموں کے سراغ
گل کرو شمعیں بڑھا دو مے و مینا و ایاغ
اپنے بے خواب کواڑوں کو مقفل کر لو
اب یہاں کوئی نہیں، کوئی نہیں آئے گا

کم ہنسو زیادہ روؤ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دن خطبہ دیتے ہوئے فرمایا کہ اے میرے صحابہ مجھ پر جنت اور جہنم پیش کی گئی۔ خیر اور شر کے لحاظ سے آج کے دن جیسا میں نے کوئی دن نہیں دیکھا۔ اگر تم ان باتوں کو معلوم کر لو جن کو میں جانتا ہوں تو تم کم ہنسو اور زیادہ رونے لگو۔ پس اس دن سے زیادہ شدید کوئی دن صحابہ پر نہیں گزرا تھا۔ انہوں نے اپنے سروں اور چہروں کو کپڑوں سے ڈھانپ لیا اور سسکیاں بھر بھر کر رونے لگے اور آپؐ نے ہی فرمایا ہے کہ متقی کی آنکھ کے آنسو سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کو اور کوئی چیز محبوب نہیں ہے۔

(ریاض الصالحین، باب الخوف مرتبہ: ابوزکریا یحییٰ بن شرف النووی الدمشقی ص253)

مکرم منور احمد عباسی صاحب

محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب

مولانا دوست محمد شاہد صاحب زندہ دل اور شفیق انسان تھے۔ اپنے کام کو ڈوب کر کرتے تھے۔ خلافت سے انتہا کی محبت تھی اور خلیفہ وقت کے ہر حکم کے آگے سب کچھ ہیچ تھا۔ سب کام چھوڑ کر اولین فرصت میں وہ کام سرانجام دیتے جس کا حکم آتا تھا۔ آپ سلطان نصیر اور تاریخ احمدیت کا ایک روشن ستارہ تھے۔

ہمارے خاندان کے ساتھ پیارے ابا جان کا تعلق میری شادی سے کافی دیر پہلے کا تھا اور ہمارے خاندان میں آپ کا نام بڑی تکریم سے لیا جاتا تھا۔ میرے والد صاحب مکرم مظفر حسین عباسی صاحب مرحوم اور میرے تایا جان نذیر احمد عباسی صاحب حال لاہور آپ سے بڑی محبت رکھتے اور آپ کا نام بڑی عقیدت سے لیا کرتے تھے اور بتاتے تھے کہ مولانا دوست محمد شاہد صاحب کی تقاریر بڑے شوق سے سننے جایا کرتے تھے اور تقریر کے آغاز سے کافی دیر پہلے ہی جلسہ گاہ پہنچ جاتے تھے۔ مجھے بھی یاد ہے کہ جلسہ سالانہ کے موقع پر ان کی تقریر ضرور سنا کرتا تھا۔ آپ کی گرجدار آواز حوالوں سے پُر اور مدلل تقریر سن کر دل بے حد خوش ہوتا تھا کہ اللہ تعالیٰ نے جماعت کو کیسے پائے کے عالم عطا کئے ہیں۔

جب آپ کی بیٹی کے ساتھ میری شادی ہوئی تو مجھے آپ کو بڑے قریب سے دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ اپنے عزیز و اقارب کے ساتھ بے انتہا محبت کا سلوک کرتے تھے۔ مجھے بھی آپ کے پیار میں سے حصہ ملا۔ اپنے بیٹے کی طرح سمجھتے تھے۔ جب بھی ہم ربوہ جاتے تو بڑی عزت اور تکریم کے ساتھ ملتے تھے۔ اپنی بیٹیوں کے ساتھ انہیں خاص محبت تھی اور بڑا درد رکھتے تھے۔ مجھے یاد ہے کہ میری اہلیہ کی ٹانگ میں چند سال قبل فریکچر ہوگیا تو آپ بے حد فکر مند ہوئے۔ جب آپ دیکھنے کے لئے لاہور آئے تو میری اہلیہ کو اس حالت میں دیکھ کر آپ کی آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ میری ساس کی وفات میری شادی سے ایک سال قبل ہوگئی تھی۔ اس لئے میں ان کے پیار و محبت سے محروم رہا۔ لیکن آپ نے ان کی وفات کے بعد اپنے بچوں سے پہلے سے بھی زیادہ بڑھ کر پیار کا سلوک کیا اور ہر ذمہ داری کو بڑے احسن طریقے سے انجام دیا۔

اپنے نواسے نواسیوں اور پوتوں کے ساتھ بے حد محبت رکھتے تھے۔ کبھی نہیں ان کو ڈانٹا۔ ہمیشہ پیار سے بات کرتے اور ان سے کوئی نہ کوئی سوال کرتے رہتے تا کہ ان کے علم میں اضافہ ہو۔

آپ کی طبیعت میں مزاح شامل تھا۔ تقاریر اور مجالس کے دوران ایک آدھ چٹکلا سنا دیا کرتے تھے اور اس کی وجہ ہمیں انہوں نے یہ بتائی کہ میں اس لئے سناتا ہوں تا کہ حاضرین تازہ دم ہو جائیں اور میری تقریر کو غور سے سنیں۔ جب سفر پر جاتے اور ہمراہ کوئی نہ کوئی عالم دین ہوتا۔ تو دوران سفر دوسرے واقعات سنانے کے علاوہ کوئی نہ کوئی لطیفہ شامل کر لیتے اور سفر خوشگوار گزرتا۔ آپ فرماتے تھے کہ ایک دفعہ میں اور حضرت خلیفۃ المسیح الرابع جو ابھی خلیفہ نہ بنے تھے۔ وقف جدید کے دورہ پر جا رہے تھے۔ میاں صاحب خود گاڑی ڈرائیو کر رہے تھے۔ میں ان کے ساتھ بیٹھا تھا۔ دوران سفر دوسرے جماعتی معاملات، واقعات کے ساتھ لطائف کا تبادلہ ہوتا رہا۔

دعوت الی اللہ کا بے حد شوق تھا۔ ان کی صحبت میں بیٹھنے کا کافی موقع ملا آپ بزرگوں کے حالات و واقعات اور دین سے متعلق سوالات کے جوابات انتہائی مدلل اور لطیف انداز میں دیا کرتے تھے۔ جی چاہتا تھا کہ یہ محفل برخاست ہی نہ ہو۔ ایک دفعہ آپ لاہور تشریف لائے تو شیخ نثار صاحب جو سمن آباد میں رہتے ہیں۔ ان کے ہاں مجھے بھی ساتھ لے گئے کافی لوگ جمع تھے۔ شام کو گفتگو اور سوالات کا سلسلہ شروع ہوا اور رات گئے تک جاری رہا اور ہر کوئی ہمہ تن گوش آپ کی بات سنتا رہا اور علمی گفتگو میں شامل رہا۔

جب کبھی لاہور آتے تو زیادہ تر میرے غریب خانے پر قیام کرتے تھے اور کہتے تھے کہ مجھے یہاں رہ کر سکون ملتا ہے اور اس طرح ہمیں خدمت کا شرف حاصل ہوتا اور کوشش یہی ہوتی کہ ان کی ہر خواہش کا احترام ہو۔

آتے ہی کہتے کہ ڈرائیور کو اندر بٹھائیں اور اس کو پہلے کھانا دیں ہم بعد میں کھائیں گے۔ اکثر کتابیں خریدنے اردو بازار میرے ساتھ جایا کرتے تھے اور جب گھر پہنچتے تو کتابوں کو ایک میز پر ڈھیر کر لیتے اور مجھے اور میری اہلیہ کو بلاتے کہ آئیں میں کتابوں کو سونگھنے لگا ہوں۔ آپ بھی سونگھ لیں 10 منٹ میں ایک کتاب کو ٹٹول لیتے اور کتاب کے پہلے صفحہ پر نوٹس لکھ لیتے۔ جب ساری کتابیں پڑھ لیتے تو کہتے کہ اب میں سکون میں ہوں۔

ابا جان ہمیشہ ہر قسم کی بات گھر کی ہو یا باہر کی میرے ساتھ کرتے اور رائے لیتے تھے۔ آخری دفعہ مئی 2009ء میں لاہور تشریف لائے تو صحت کی وجہ سے کافی پریشان تھے۔ بار بار کہتے کہ بیٹا دعا کریں کہ خدا تعالیٰ مجھے جماعت کی خدمت کا موقع دے تو ساتھ صحت بھی ہو۔ دوسرے یہ کہ خدا تعالیٰ مجھے ہمیشہ چلتا پھرتا رکھے کسی کی محتاجی نہ ہو اور خدا تعالیٰ نے ان کی یہ دعا قبول فرمائی۔

آپ فرماتے تھے کہ خلیفہ وقت کی نظر کرم جب مجھ ناچیز پر پڑی کہ تاریخ احمدیت کی ترتیب کا کام میں آپ کے سپرد کرتا ہوں تو خدا تعالیٰ نے میرے اندر حضور کی دعاؤں سے ایسی روح پھونک دی کہ میں اس کام کو بڑے بھرپور انداز میں پورا کر رہا ہوں۔

میری جب شادی ہوئی تو میرے غیر از جماعت کولیگ جو ہانگ کانگ بینک لاہور میں میرے ساتھ کام کرتے تھے۔ شادی میں شرکت کے لئے ربوہ آئے تو جماعتی نظام کو دیکھ کر حیران رہ گئے۔ ابا جان کی ملاقات بھی ان سے ہوئی۔ آپ نے ان کو بھی دعوت الی اللہ کی وہ اب تک ابا جان کی ملاقات کو یاد کرتے ہیں۔

دعوت الی اللہ کا اتنا شوق تھا کہ ایک دفعہ ہمارے ساتھ گاؤں سانبھل چلے گئے۔ یہ گاؤں جھنگ اور چنیوٹ کے درمیان میں واقع ہے۔ وہاں پر آپ کے رشتہ دار رہتے ہیں جو غیر از جماعت ہیں۔ آپ ان کے لئے لٹریچر لے گئے اور سارا دن وہاں محفل لگی رہی اور دعوت الی اللہ ہوتی رہی۔ انہوں نے ہم سب کی بڑی خدمت کی اور بڑی تکریم کے ساتھ پیش آئے۔

27 مئی 2008ء کو خلافت احمدیہ صد سالہ جوبلی کے موقع پر ہم آپ سے ملنے گئے تو پیارے ابا جان کی خدمت میں کچھ تحائف پیش کئے تو آپ نے بے حد خوشی کا اظہار کیا آپ نے بھی ہمیں تحائف سے نوازا پھر خاص طور پر خلافت جوبلی کے حوالے سے ہمیں لاہور ملنے کے لئے آئے اور بتایا کہ میں نے اپنی لائبریری کو سجایا ہوا ہے اور خلفاء کی تصاویر آویزاں کی ہوئی ہیں۔ آپ نے آتے ہی اونچی آواز میں سلام کیا اور بڑے جوش اور پیار کے انداز میں کہنے لگے کہ آپ کو خلافت صد سالہ جوبلی مبارک ہو۔

آپ کی زندگی انتہائی سادہ تھی۔ اپنے کپڑوں کا بے حد خیال رکھتے تھے۔ صاف ستھرے کپڑے پہنتے۔ لاہور ہمارے ہاں قیام کرتے تو ان کا خاص خیال رکھا جاتا اور میری اہلیہ ان کے ہر آرام کا خیال رکھتیں ان کو روز دبایا کرتیں۔

ان کے ساتھ کئی سفر بھی کئے۔ سفر کا آغاز ہمیشہ دعا سے کرتے۔ راستے میں مختلف واقعات سناتے جاتے اور ہم ان واقعات سے شرف حاصل کرتے۔ ساتھ ساتھ لطائف بھی سناتے۔ سفر کا پتہ ہی نہ چلتا تھا۔ وقت کے بے حد پابند تھے اور اپنے کام میں اور تقریر کے دوران خلل پسند نہ تھا۔ آپ کے وصال سے آپ تو ہم سے رخصت ہوگئے۔ لیکن آپ کی دعائیں ہمارے ساتھ ہیں اور آپ کی خدمات کو رہتی دنیا تک یاد رکھا جائے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

تقریب آمین

❁ مکرم قدیر احمد طاہر صاحب معلم وقف جدید نسیم آباد فارم ضلع عمر کوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 8 جنوری 2011ء کو جماعت احمدیہ نسیم آباد فارم اور جماعت احمدیہ ناصر آباد فارم کے 4 بچوں حاشر احمد ابن مکرم ظہیر احمد واہلہ صاحب نسیم آباد فارم، عطاء الکریم ابن مکرم غلام مصطفیٰ صاحب ناصر آباد فارم، عطاء الرحمٰن ابن مکرم غلام مصطفیٰ صاحب ناصر آباد فارم اور خولہ پرویز بنت مکرم پرویز اختر صاحب ناصر آباد فارم کی اجتماعی تقریب آمین بمقام گوٹھ مہدی آباد ناصر آباد فارم میں منعقد ہوئی۔ تقریب کا آغاز تلاوت، نظم، قصیدہ اور تقریر سے ہوا۔ دینی معلومات کے مقابلے بھی ہوئے۔ اس کے بعد محترم مبشر احمد رند صاحب نے بچوں سے قرآن کریم کے بعض حصص سنے اور دعا کے ساتھ یہ تقریب اپنے اختتام کو پہنچی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ان بچوں کو قرآن کریم کی تلاوت کرنے اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

تقریب شادی

❁ مکرم راشد احمد صاحب دیڑھوی انسپکٹر وقف جدید ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری دو بھانجیوں مکرمہ شانزہ انور صاحبہ بنت مکرم انور علی صاحب اور مکرمہ طیبہ انعم صاحبہ بنت مکرم انور علی صاحب باندھی ضلع نواب شاہ کی شادی مورخہ 21 نومبر 2010ء کو انجام پائی۔ بارات کرونڈی ضلع خیر پور سے ایک بجے پہنچی۔ مکرمہ شانزہ انور صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم عطاء الحمید صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب مغل کے ساتھ مبلغ 70 ہزار روپے حق مہر پر اور مکرمہ طیبہ انعم صاحبہ کے نکاح کا اعلان مکرم طارق اشرف صاحب ابن مکرم نذیر احمد صاحب مغل کرونڈی ضلع خیر پور کے ساتھ مبلغ 70 ہزار روپے حق مہر پر مکرم شریف احمد صاحب دیڑھوی نے کیا۔ دونوں لڑکے مکرم ماسٹر میاں نور محمد صاحب مرحوم کی نسل سے ہیں اور بچیاں مکرم اختر علی صاحب پٹواری مال مرحوم چک نمبر 24 ضلع سانگھڑ کی پوتیاں، مکرم شریف احمد صاحب دیڑھوی انسپکٹر وقف جدید ربوہ کی نواسیاں اور ننھیال کی طرف سے حضرت میاں پیر محمد صاحب پیرکوٹی رفیق حضرت مسیح موعود کے خاندان سے ہیں۔ اگلے روز مورخہ 22 نومبر 2001ء کو کرونڈی میں مکرم نذیر احمد صاحب مغل نے دعوت ولیمہ کی۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ شادیاں دونوں خاندانوں کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت کرے۔ آمین

درخواست دعا

❁ مکرم محمد انوار الحق صاحب کلرک شعبہ مال دفتر دارالذکر لاہور تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی اہلیہ محترمہ بشریٰ انوار صاحبہ گزشتہ چھ ماہ سے معدہ کی انفیکشن کی وجہ سے بیمار ہیں شوگر بھی ہے بلڈ پریشر کبھی تیز اور کبھی لو ہو جاتا ہے ایک ماہ قبل سفید موتیا کا آپریشن بھی ہوا ہے۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ شافی مطلق خدا محض اپنے خاص فضل سے صحت و تندرستی والی زندگی عطا فرمائے۔

❁ مکرمہ بشریٰ احمد صاحبہ باب الابواب غربی ربوہ تحریر کرتی ہیں۔

میرے بھائی مکرم رانا بشارت احمد صاحب ابن مکرم رانا مبارک احمد صاحب ہالینڈ آجکل شدید بیمار ہیں۔ خوراک نالی سے دی جارہی ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم میرے بڑے بھائی کو شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور فعال زندگی عطا کرے۔ آمین

❁ مکرم عمیر عظیم صاحب ابن مکرم محمد طاہر صاحب نصیر آباد غالب ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی خالہ محترمہ بشریٰ ناصر صاحبہ حیدر آباد گردوں کی تکلیف کی وجہ سے علیل ہیں کئی روز سے خوراک کی نالی لگی ہوئی ہے کمزوری بہت زیادہ ہے اور نیم بے ہوشی کی حالت ہے کراچی کے ا ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب سے ان کی شفاء کاملہ و عاجلہ کیلئے درخواست دعا ہے۔

بندش بجلی

❁ چناب نگر فیڈر مورخہ 26 جنوری 2011ء کو بوقت صبح 9 بجے سے 1 بجے تک گرڈ سٹیشن چنیوٹ کی مرمت کی وجہ سے بند رہے گا۔ جس سے درج ذیل محلہ جات متاثر ہوں گے۔ دل خوشاب، دارالیمن، باب الابواب، دارالصدر فیکٹری ایریا، ناصر آباد، نصیر آباد، دارالفتوح، دارالرحمت، دارالبرکات

(اسسٹنٹ مینیجر فیسکو سب ڈویژن ربوہ)

سانحہ ارتحال

❁ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب وڑائچ تحریر کرتے ہیں۔

مکرم میاں عبدالسمیع نون صاحب ولد حضرت میاں عبدالعزیز صاحب نون رفیق حضرت مسیح موعود آف ہلال پور نون ضلع سرگودھا مورخہ 8 جنوری 2011ء کو 84 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ آپ خدا کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی نماز جنازہ محترم صاحبزادہ مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے بیت المبارک میں پڑھائی۔ اور بہشتی مقبرہ ربوہ میں تدفین ہوئی۔ آپ سرگودھا کے با اثر سیاسی شخصیت۔ نامور وکیل اور زمیندار تھے۔ 1954ء میں سرگودھا میں وکالت شروع کی سیدنا حضرت مصلح موعود نے آپ کو کامیاب وکیل کے خطاب سے نوازا۔ آپ کو خلفاء سلسلہ سے عشق کی حد تک محبت تھی۔ خلفاء سے ذاتی تعلق اور پیار تھا قادیان دارالامان سے جو یادیں وابستہ تھیں ان کا کثرت سے ذکر کیا کرتے تھے۔ آپ ضلع کی سیاسی شخصیات سے ذاتی تعلق رکھتے تھے۔ نیز افسران ضلع اور حکومت کے افسران سے تعلقات قائم کرنے میں ماہر تھے۔ آپ کے تین بیٹے مکرم عبدالبصیر نون صاحب، مکرم اعجاز احمد صاحب نون اور مکرم اشفاق احمد صاحب نون، تین بیٹیاں مکرمہ حفصہ بیگم صاحبہ اہلیہ خاکسار، مکرمہ نصرت بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری داؤد احمد صاحب سرگودھا اور مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم سرمد سہیل تارڑ صاحب ربوہ کے علاوہ متعدد پوتے پوتیاں، نواسے نواسیاں نیز پڑپوتے اور پڑنواسیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور اپنے قرب سے نوازے۔ آمین

اعلان داخلہ

❁ آغا خان یونیورسٹی نے ماسٹر آف سائنس ان ایپیڈیمیالوجی اینڈ بایو سٹیٹسٹکس اور ماسٹر آف سائنس ان ہیلتھ پالیسی اینڈ مینجمنٹ میں داخلہ کا اعلان کیا ہے۔ داخلہ فارم بھجوانے کی آخری تاریخ 4 فروری 2011ء ہے۔ مزید معلومات کیلئے درج ذیل ویب سائٹ وزٹ کریں۔ www.aku.edu/chs

(نظارت تعلیم)

ملازمت کے مواقع

❁ سرکاری شعبہ میں ایک فلاحی تنظیم کو اسسٹنٹ ڈائریکٹر، سیکیورٹی آفیسر، آفس اسسٹنٹ، جنریٹر مکینک و آپریٹر، کلرک اور نائب قاصد درکار ہیں۔ درخواستیں 15 روز کے اندر اندر ڈائریکٹر ایڈمن پی او باکس نمبر 1773 جی پی او اسلام آباد کے نام بھجوائی جاسکتی ہیں۔ تفصیلات کیلئے مورخہ 16 جنوری 2011ء کا اخبار نوائے وقت ملاحظہ فرمائیں۔

❁ سوئی ناردرن آفیسرز کوآپریٹیو ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کو لاہور ہی میں گارڈز کی ضرورت ہے۔ رابطہ کیلئے فون نمبر 042-35724794 درخواستیں بنام جنرل سیکرٹری سوئی ناردرن نزد لیسکو آفس غازی روڈ مسجد سٹاپ لاہور کینٹ بھجوائی جاسکتی ہیں۔ مزید تفصیلات کیلئے 16 جنوری 2011ء کا اخبار نوائے وقت ملاحظہ فرمائیں۔

❁ حکومت پاکستان آرمڈ سروسز بورڈ ڈیپارٹمنٹ، وزارت دفاع کو سٹینوگرافر، اسسٹنٹ سیکرٹری، ایل ڈی سی، ڈرائیور، نائب قاصد اور چوکیدار درکار ہیں۔ درخواستیں 15 فروری تک ائیر کموڈور راجہ محمد اسلم (ر) اسسٹنٹ ڈائریکٹر جنرل پاکستان آرمڈ سروسز بورڈ سیکرٹریٹ وزارت دفاع مکان نمبر 133 گلی نمبر 3 ریس کورس روڈ راولپنڈی بھجوائی جاسکتی ہیں۔ تفصیلات کیلئے 16 جنوری 2011ء کا اخبار نوائے وقت ملاحظہ فرمائیں۔ (نظارت صنعت و تجارت)

پتہ درکار ہے

❁ مکرم طاہر محمود بھلر صاحب ولد مکرم چوہدری محمد اشرف صاحب 14/2 دارالعلوم جنوبی بشیر ربوہ سے رابطہ نہیں ہو رہا ہے وصیت نمبر 59475 ہے۔ موصی خود یا ان کے عزیز رشتہ دار پڑھیں تو فوری طور پر دفتر سے رابطہ کر کے ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع کریں۔

❁ مکرم طارق احمد صاحب ولد مکرم منور احمد صاحب نصرت آباد ربوہ وصیت نمبر 58442 نے 23/اگست 2006ء کو وصیت کی تھی۔ مذکورہ بالا پتہ پر اب موصی رہائش پذیر نہیں ہیں اور موصی کا دفتر سے رابطہ بھی نہیں ہے۔ اگر موصی یا ان کا کوئی رشتہ دار عزیز اعلان پڑھیں تو فوری طور پر دفتر سے رابطہ کریں اور ان کے موجودہ ایڈریس سے مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

سفوف مغز بنولہ
مادہ کی افزائش کیلئے
خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ، ربوہ
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

2001ء تا 2010ء دنیا میں قدرتی آفات کا جائزہ

نمبر شمار	تاریخ	قدرتی آفت	ملک	ہلاکتیں و نقصانات
1	1997ء تا 2003ء	خشک سالی	بلوچستان (پاکستان) ایرانی بلوچستان (سیستان)، افغانستان، راجستھان (بھارت)	بلوچستان میں ایک کروڑ بھیڑ بکریاں ہلاک، ہزاروں باغات خشک ہونے پر کاٹ دیئے گئے اربوں روپے کا نقصان ہوا
2	2001ء	زلزلہ	بھارت، گجرات	19727 افراد ہلاک
3	2003ء	زلزلہ	ایران (بام)	26271 افراد ہلاک
4	2003ء	گرمی کی لہر (Heat Wave)	یورپ	40000 افراد ہلاک
5	2003ء	گرمی کی لہر (Heat Wave)	بھارت	15000 افراد ہلاک
6	2004ء، 26 دسمبر	سونامی	انڈونیشیا	230210 افراد ہلاک پانچ ارب ڈالر کے نقصانات کا فوری اندازہ
7	2005ء، 29 راگست	سمندری طوفان قطرینہ	لوسیانا (امریکہ)	1200 افراد ہلاک، 75 بلین ڈالر کا نقصان
8	2005ء، 8 راکتوبر	زلزلہ	پاکستان آزاد کشمیر	86000 افراد ہلاک
9	2006ء، اگست	سیلاب مون سون / بارشیں	پاکستان	اربوں روپے کا نقصان اس کے بعد ملک میں ڈینگی ملیریا
10	2006ء	زلزلہ	انڈونیشیا (جاوا)	5782 افراد ہلاک
11	2008ء	طوفان (Cyclone)	میمنار (برما)	138000 افراد ہلاک
12	2008ء	زلزلہ	چین	68712 افراد ہلاک
13	2008ء، 8 راکتوبر	زلزلہ	زیارت (پاکستان)	لاکھوں روپے کا نقصان
14	2009ء	سمندری طوفان (پیٹ)	ساحل مکران (پاکستان)	لاکھوں روپے کا نقصان
15	2010ء، 12 راکتوبر	زلزلہ	ہیٹی	222000 افراد ہلاک
16	2010ء	سیلاب / بارشیں	پاکستان	سینکڑوں ہلاکتیں اربوں روپے کا نقصان اس کے بعد ملک میں ڈینگی ملیریا نمودار ہوا

(سنڈے ایکسپریس 2 جنوری 2011ء)

خبریں

سوئی سے پنجاب جانیوالی گیس پائپ لائن دھماکے سے تباہ

ضلع کشمور میں سوئی سے پنجاب جانے والی 18 انچ قطر کی گیس پائپ لائن کو نامعلوم افراد نے دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا۔ گیس پائپ لائن میں دھماکے سے پنجاب کے بعض علاقوں کو گیس کی فراہمی معطل ہوگئی ہے۔ پولیس حکام کے مطابق واقعہ کشمور کے علاقے تنگوانی کے گوٹھ حاجانی کے قریب پیش آیا۔

حکومت کو سیاسی نہیں اقتصادی خطرہ ہے

وزیراعظم گیلانی نے کہا ہے کہ حکومت کو سیاسی طور پر کوئی خطرہ نہیں، ملک کو معاشی خطرہ ہے اس کیلئے سب کو بیٹھ کر حکمت عملی بنانا ہوگی، معاشی بہتری کیلئے تمام سیاسی جماعتوں کی مشاورت سے پالیسی بنائی جا رہی ہے۔ پوری امید ہے کہ اس خطرہ سے نکل جائیں گے۔

ہمیش خان، شیخ افضل سمیت 5 ملزموں کے اکاؤنٹس منجمد، جائیدادیں ضبط

احتساب عدالت کے جج صادق وٹو نے پنجاب بینک فراڈ کیس میں ہمیش خاں اور شیخ افضل سمیت 5 ملزموں کے اکاؤنٹس منجمد کرتے ہوئے ان کی جائیدادیں ضبط کرنے کا حکم دے دیا ہے احتساب عدالت نے احکامات نیب کی درخواست پر دیئے۔ درخواست میں موقف اختیار کیا گیا ہے کہ ملزموں نے بینک آف پنجاب میں اربوں روپے کا فراڈ کیا۔

3 سالوں میں 37 ارب روپے کی ٹیکس چوری کی گئی

سپریم کورٹ کو وفاقی ٹیکس محتسب کی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ ایساف کنٹینرز کی سمگلنگ کے ذریعے قومی خزانے کو 37 ارب روپے کا نقصان پہنچایا گیا ہے۔ سپریم کورٹ نے ایساف کنٹینرز سکینڈل کیس میں چیئرمین ایف بی آر کو حکم دیا ہے کہ کنٹینرز کی سمگلنگ میں ملوث کرپٹ افسران کی نشاندہی کر کے سپریم کورٹ میں رپورٹ کی جائے اور اربوں روپے کا ٹیکس چوری کرنے والوں کے خلاف کارروائی کی جائے۔

ٹائم فریم کے بغیر کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہوسکتا

مسلم لیگ (ن) کے قائد میاں نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت کو ہمارے دس نکاتی ایجنڈا پر عملدرآمد کیلئے ٹائم فریم دینا ہوگا۔ انہوں نے ہدایت کی ہے کہ پارٹی کی مذاکرات ٹیم 10 نکاتی ایجنڈا پر حکومت سے بات چیت کیلئے خود کو ہر وقت دستیاب رکھے۔ ٹائم فریم دیئے بغیر کوئی منصوبہ کامیاب نہیں ہوسکتا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 21۔جنوری	
طلوع فجر	5:39
طلوع آفتاب	7:05
زوال آفتاب	12:20
غروب آفتاب	5:34

اکسیر بواسیر
خونی بواسیر کی مفید مجرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

پلاٹ برائے فروخت
ایک عدد پلاٹ نمبر 16/11 محلہ دارالعلوم غربی حلقہ صادق برقبہ دس مرلے قابل فروخت ہے۔ خواہشمند حضرات اس فون پر رابطہ کریں: 0347-7638052

ہر علاج ناکام ہوتو؟
ان شاء اللہ ہولزمک ہومیوپیتھی سے شفا ممکن ہے
ہومیو ڈاکٹر سجاد بانی ہولزموپیتھی
0334-6372030/047-6214226

شادی بیاہ وگرم کپڑوں کی زبردست ورائٹی دستیاب ہے
صاحب جی فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ: 092-47-6214300

Dawlance Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکروویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

FD-10